بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت کیوں نہیں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بینی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

محترم سامعین!

آج ہر کس وناکس کی مہنگائی نے کمر توڑ کر رکھ دی ہے،یہ دور ایسا دور ہے کہ آج ہر انسان اپنی اپنی حیثیت کے مطابق 2000/1000/500/400 بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ روزانہ کمارہاہے مگر ہر انسان کی یہی شکایت ہے اور سب کا یہی رونا اور یہی کہنا ہے کہ ہماری کمائی میں برکت ہی نہیں ہے،ایک دور تھا کہ لوگ 400/200 کما کرکے بھی بہت خوش رہا کرتے تھے اور آج ایک دور ہے کہ لوگ کماتے تو بہت ہیں مگر ان کے روپئے پیسے میں برکت ہی نہیں ہے! کبھی ہم نے یہ سوچا کہ آخر ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت کیوں نہیں ہے؟ تو آج کے اس خطبۂ جمعہ کے اندر میں آپ کو یہی بتانے والا ہوں کہ ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت کیوں نہیں ہے؟سب سے پہلے آپ یہ جان لیں کہ یہ برکت نازل کرنا یعنی کہ کسی کی زندگی اور کمائی میں برکت رکھ دینا یہ صرف اور صرف اللہ رب العالمین کے ہاتھ میں ہے،نہ تو کسی انسان کے اختیار میں ہے اور نہ ہی کسی تعویذ وفلیتے اور طغرے کے اندر اتنی تاثیر اور اتنی طاقت وقوت ہے کہ وہ کسی

انسان کی زندگی میں یا پھر کسی کی کمائی اور روزی روٹی میں برکت رکھ دے، یہ برکت ایک خاص اللہ صفت ہے بلکہ اس کی ذات ہی بابرکت ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے " تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ " بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(الملک: 1) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا " بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔(الفرقان: 61) اور اسی سورہ فرقان کے اندر اس بات کا تذکرہ ہے کہ جب کفار مکہ نے آپ ﷺ کے بارے میں یہ کہا کہ اللہ نے اس محمد ﷺ کو خزانے کیوں نہیں دئے یا پھر اللہ نے اس محمد ﷺ کو باغات وغیرہ کیوں نہیں دئے تو اللہ نے کافروں کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ " تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا " اللہ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے باغات عنایت فرمادے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔(الفرقان: 10) دیکھا اور سنا آپ نے کہ یہ برکت نازل کرنا صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ کسی کی زندگی میں یا پھر کسی کے مال میں برکت رکھ دے، اسی لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہم ہمیشہ اپنے رب سے اپنے لئے برکت کی دعائیں کرتے رہا کریں، سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ اپنے رزق اور اپنے مال ودولت میں برکت لئے نہ تو اللہ سے دعا کرتے ہیں اور نہ ہی جائز وحلال طور وطریقے کو اپناتے ہیں مگر لوگ اپنی کمائی اور اپنی زندگی میں برکت حاصل کرنے اور برکت پانے کے لئے کئی طرح کے پتھروں اور تعویذ فلیتوں کا سہارا لیتے ہیں یا پھر غیر شرعی طور وطریقے کو اپناتے ہیں، کوئی اپنے انگلیوں میں فیروزی رنگ کا پتھر والا انگوٹھی پہن لیتا ہے تو کوئی اپنے رزق میں برکت کے لئے طغرے لگا لیتا ہے تو کوئی اپنے دیگچی کے پاس کھڑے ہو کرکے فاتحہ پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کرنے سے انہیں برکت مل جائے گی! جی نہیں! ہر گز نہیں! ایسی حرکتوں سے برکت ملنے والی نہیں ہے بلکہ ایسی حرکتوں سے اور بے برکتی نازل ہوتی ہے، تو اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں اور ہماری روزی روٹی میں برکتیں رکھ دیں تو پھر ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو ان تمام چیزوں سے دور رکھنی پڑیں گی جن سے برکتیں رک جاتی ہیں، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے برکتیں رک جاتی ہیں تو آیئے ایک ایک کرکے ان تمام باتوں کے بارے میں جانتے ہیں جن کی وجہ سے ہماری کمائیوں، ہماری زندگیوں اور ہماری روزی روٹی میں برکت نہیں ہوتی ہے:

(1) ہم ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں نہیں دیتے ہیں:

میرے بھائیو اور بہنو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ اللہ کی ذات ہی وہ ذات ہے جو برکت عطا کرنے والی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ایک دوسرے کو ہمیشہ برکت کی دعائیں دیتے رہیں،اللہ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ" فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً "پس تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھروالوں کو سلام کرلیا کرو،دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ۔(النور:61)اورآپ ﷺ نے اس بابرکت تحفۂ الٰہی کے الفاظ کو سکھلاتے ہوئے کہا کہ جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو تم ایک دوسرے کو اس طرح سے سلام کیا کرو" السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ "کہ اے میرے بھائی آپ پر اللہ کی سلامتی اوراس کی رحمتیں اوراس کی برکتیں نازل ہوں۔(صحیح الادب المفرد للألبانیؒ:986)دیکھئے اللہ اوراس کے رسول نے ہمیں کتنی اعلی تعلیم دی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں دیتے رہا کریں مگر افسوس صد افسوس ہم ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں دینے سے کتراتے اور جی چراتے ہیں،دوسروں کو تو چھوڑیئے خود ہم اپنے بیوی بچوں کو برکت کی دعائیں نہیں دیتے ہیں اور گھر میں سلام کرکے داخل ہونا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں،یہی وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے آج ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں اور ہمارے گھروں میں برکت نہیں ہے،اور یہ صرف ایک وقت اورایک جگہ کی بات نہیں ہے بلکہ ہماری شریعت نے ہمیں یہ بار بار حکم دیا ہے کہ جب کبھی بھی ہمیں کوئی چیز اچھی لگے تو ہم خود اپنے لئے بھی برکت کی دعا کریں اور دوسروں کو بھی برکت کی دعادیں،اب دیکھئے کہ آپ ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں میں بھی برکت حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی ہیں اور کہا کہ جب تم نیا پھل دیکھو تو یہ دعا پڑھو"اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا "کہ اللہ!ہمارے لئے ہمارے پھل میں برکت دے اورہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت دے۔(مسلم:1373)اسی طرح سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دودھ پیو تو یہ دعا پڑھو"اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ"کہ اے اللہ!تو ہمیں اس میں برکت دے اور یہ زیادہ دے۔(ابن ماجہ:3322)اسی طرح سے آپ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جب تم دولہے میاں سے ملو تو ان کو بھی برکت کی دعادو اور کہو" بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ "یعنی کہ اللہ آپ دونوں میاں بیوی پر برکتیں نازل فرمائے اورآپ دونوں کو خیر وبھلائی کے ساتھ تادم حیات اکٹھا رکھے۔(ابن ماجہ:1905،اسنادہ صحیح)اسی طرح سے آپ ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ اگر تمہیں کوئی قرضہ دے تو تم قرضہ لوٹاتے وقت تم اس کو برکت کی دعا دو کہ" بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ"

اللہ آپ کے اہل وعیال اورمال میں برکت دے،ادھارکا بدلہ تو قرض کی ادائیگی اورشکریہ اداکرنا ہے۔(ابن ماجہ:2424،اسنادہ صحیح) میرے دوستو!صحابۂ کرامؓ نے ان باتوں کو سنااور عمل کیا،وہ کبھی بھی ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں دینے سے کتراتے نہیں تھے بلکہ وہ لوگ تو ہر معاملے میں ایک دوسرے کو برکت کی دعا دیتے ہوئے کہتے کہ " بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ "اللہ آپ کے مال واہل وعیال میں برکت دے۔ (مسنداحمد:13123) اورصحابۂ کرامؓ کی زندگیاں اس طرح کی دعاؤں سے بھری پڑی تھیں جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ خوشحال تھے اورایک ہم اورآپ ہیں جو ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں نہیں دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے مال واولاد میں بے برکتی کے شکار رہتے ہیں ،آج ہم ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں نہیں دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے ہم ایک دوسرے کی بری نظروں کے بھی شکار ہو جاتے ہیں،اور میں ایسااس لئے کہہ رہاہوں کہ یہ خودآپ ﷺ کے فرامین کی روشنی سے واضح ہے کہ بری نظر کاتوڑ صرف اور صرف ماشاء اللہ اور بارک اللہ کہنا ہے جیسا کہ ابن ماجہ کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا سہل بن حنیفؓ غسل فرمارہے تھے تو سیدناعامر بن ربیعہؓ نے کہاکہ واہ!!کتنا خوبصورت جسم ہے!میں نے توایسی خوبصورت جسم کبھی دیکھی ہی نہیں!اتنا کہنا تھا کہ سیدنا سہلؓ کو بری نظر لگ گئی اور سہلؓ بے ہوش ہو کر زمین پر گرپڑے تواسی موقعے سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو(بری نظر کے ذریعے) قتل کرنے والی حرکت کرتاہے،پھرفرمایاکہ " إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ "اگرکسی کواپنے بھائی کی کوئی چیز نظر آئے جواسے اچھی لگے تواسے چاہئے کہ وہ اسے برکت کی دعادے۔(ابن ماجہ:3509اسنادہ صحیح)دیکھااور سناآپ نے کہ جب ایک ولی کی نظر دوسرے ولی کو لگ گئی تو ہم اورآپ کس کھیت کے مولی ہیں؟اس لئے میرے بھائیو اور بہنو!اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں اور ہمارے گھروں میں برکتیں نازل فرمادے تو پھر ہم ہمیشہ ایک دوسرے کو برکت کی دعائیں دیتے رہاکریں،اسی طرح سےجب کبھی بھی ہم اپنے گھرمیں داخل ہوں تو سلام ضرور بالضرور کرلیا کریں ورنہ ہم ہمیشہ بے برکتی کے شکار رہیں گے۔

(2) ہم ناشکری کرتے ہیں!

میرے دوستو!آج ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت اس لئے نہیں ہے کہ ہم ہر وقت اللہ کی ناشکری کرتے رہتے ہیں!ہم اچھا کمارہے ہوتے ہیں،ہم اچھا کھارہے ہوتے ہیں مگر جب کوئی ہم سے یہ پوچھتاہے کہ بھائی کیا حال چال ہے؟تجارت وغیرہ کیسی چل رہی ہے تو ہم فوراًاُس کے سامنے میں رونا شروع کردیتے ہیں اوریہ کہتے ہیں کہ کیابولوں بھائی صاحب !آج کل بازار کی حالت بہت خراب ہے!دھندہ بہت مندہ چل رہاہے،آج کل تو بیوپار بالکل ہی نہ کے برابر

ہے،اور دیکھا یہ گیا ہے کہ جو انسان جتنا زیادہ کماتا ہے وہ انسان اتنا ہی بڑا رب کا ناشکرا ہوتا ہے، بلکہ کچھ لوگوں کے بارے میں تو لوگوں کی زبان پر فوراً یہ بات آجاتی ہے کہ ارے وہ، وہ تو فقط روتے رہتا ہے جب کہ اس کے پاس مال ودولت کی کوئی کمی نہیں ہے، توجو لوگ بھی اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے کیونکہ یہی وہ حرکت ہے جس کی وجہ سے ایک انسان کی کمائی چھین لی جاتی ہے اور اس کی زندگی سے برکت روٹھ جاتی ہے بلکہ بسااوقات ایک انسان امیری سے غریبی کی طرف آجاتا ہے،اس کا سارا دھندہ چوپٹ ہو جاتا ہے،اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت رکھ دے اور ہمیں اپنے فضل و کرم سے خوب نوازتا رہے تو ہم ہر وقت اللہ کا شکر بجالاتے رہا کریں کیونکہ یہ اللہ نے وعدہ دے رکھا ہے کہ اگر تم شکرالٰہی بجالاؤگے تومیں تمہیں خوب نوازوں گااور اگر ناشکری کروگے تو پھر تم اپنے مال ومنال کی بربادی کا منظر دیکھنے کے لئے تیار رہو،فرمان باری تعالی ہے "وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ "اور جب تمہارے پرورد گار نے تمہیں آگاہ کردیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔(ابراہیم:7)جی ہاں میرے بھائیو اور بہنو! ناشکری سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں،امیری غریبی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور انسان منٹوں میں سڑک پر آجاتا ہے،اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آرہا ہو تو پھر سنئے اللہ کا یہ اعلان کہ " وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ "اللہ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی،اس کی روزی اس کے پاس بافراغت،ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو ان کے کرتوتوں کا بدلہ تھا۔(النحل:112)پتہ یہ چلا کہ جو لوگ بھی ناشکری کریں گے تو وہ بھوکے مریں گے اور ڈر وخوف کے سائے میں زندگی گذاریں گے،اور آج یہی کچھ منظر ہمارے اور آپ کے آنکھوں کے سامنے میں ہورہا ہے کہ فلسطین اور سوڈان کے اندر لوگ کھانے کھانے کو ترس رہے ہیں، بھوک کی وجہ سے بے شمار بچے اور مرد وخواتین کی موتیں ہورہی ہیں،سوشل میڈیا کے اوپر ابھی کچھ مہینے پہلے آپ نے یہ خبر ضرور پڑھی ہوگی اور دیکھی ہوگی کہ فلسطین کے اندر وہاں کے امام وخطیب صاحب نے جمعہ کے دن سب سے مختصر خطبہ دیا تھا،انہوں نے حمد وصلاۃ کے بعد یہ کہا کہ بھوک کی وجہ سے میں بول نہیں سکتا ہوں اور آپ بھوک کی وجہ سے سن نہیں سکتے ہیں،اس لئے نماز کھڑی کردی جائے۔اللہ اکبر کبیرا۔اور ایسا ہی کچھ منظر پچھلے کچھ دنوں پہلے سوڈان میں بھی دیکھنے کو ملا کہ وہاں کے خطیب صاحب نے بھی یہی خطبہ دیا،کیا معلوم کہ یہ ان کی ناشکری کا نتیجہ ہو اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اس طرح کے حالات وواقعات سے عبرت ونصیحت لو اور ہمیشہ جس حال

میں بھی رہو اللہ کا شکر بجالاتے رہو، ہمیشہ فائدے میں رہوگے اور اگر ناشکری کروگے تو پھر اللہ کا یہ فرمان یادرکھ لو کہ اللہ ہماری شکر گذاری کا محتاج نہیں ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے"إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ "کہ اگر تم ناشکری کرو تو (یادرکھو کہ) اللہ تم سب سے بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔(الزمر: 07) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ "ہر شکر کرنے والا اپنے نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔(لقمان: 12)

(3) ہم حرام کمائی کرتے ہیں!

میرے دوستو! آج جو ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت نہیں ہے اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ آج کل اکثر لوگ حرام کمائی کرتے ہیں، اور حرام کمائی میں کبھی بھی برکت نہیں ہوتی ہے گرچہ ایک انسان اربوں کھربوں روپیہ ہی کیوں نہ جمع کرلے، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے اندر اللہ رب العالمین نے جگہ جگہ پر ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم ہمیشہ حلال کو اپنائیں اور حرام کے قریب بھی نہ جائیں جیسا کہ ایک جگہ اللہ نے فرمایا" يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا "لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ اور پیو۔(البقرۃ:168) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ "اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔(البقرۃ:172) سنا آپ نے کہ اللہ نے ہمیں صرف حلال روزی کمانے اور حلال کھانے پینے کا حکم دیا ہے، اسی کے برعکس اللہ نے ہمیں حرام کمائی سے منع کرتے ہوئے کہا کہ " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ "اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔(النساء: 29) اس آیت کے اندر اللہ تعالی نے کہا کہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال مت کھاؤ تو باطل کے اندر دھوکہ، فریب، جعل سازی، ملاوٹ کے علاوہ ہو وہ تمام کاروبار بھی شامل ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے(احسن البیان، ص:185) اب ذرا سوچئے کہ جو انسان کسی کو دھوکا دے کرکے یا پھر کسی کے ساتھ فراڈ کرکے کمائے گا تو کیا اس کی کمائی اور اس کی زندگی میں برکت رہے گی؟ ہرگز نہیں! اور آج کل تو لوگوں کو بس روپیہ پیسہ چاہئے، چاہے وہ جس طریقے سے بھی حاصل ہو، اور اسی بات کی پیشین گوئی تو جناب محمد عربی ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی کردی تھی کہ ایک دور ایسا آئے گا، جب لوگ حلال وحرام کی فکر کئے بغیر بس مال کمانے کے چکر میں رہیں

گے جیساکہ صحیح بخاری کے اندر سیدنا ابوہریرہؓ سے یہ روایت موجود ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ " لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِي المَرْءُ بِمَا أَخَذَ المَالَ أَمِنْ حَلاَلٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک انسان اس بات کی قطعی فکر نہیں کرے گا کہ وہ مال کہاں سے کمارہاہے،آیا حلال طریقے سے کمارہاہے یا پھر حرام طریقے سے کمارہاہے۔(بخاری:2083)یقیناً یہی وہ دور ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے پیشین گوئی کی تھی اور یہ منظر آج ہم اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہرانسان حلال وحرام کی تمیز کئے بغیر بس اسی فکر میں جی رہاہے کہ کس طرح سے وہ شارٹ کٹ کے ذریعے کروڑ پتی اورارب پتی بن جائے،اور اس کے لئے ایک انسان کسی کا مرڈر بھی کررہاہے تو کسی کے ساتھ فراڈ بھی کررہاہے، کسی کا حق بھی ماررہاہے تو کسی کے مال میں خیانتیں بھی کررہاہے،اور پھر جب خوب مال دولت جمع کرلیتاہے تو کہتا پھرتاہے کہ میری زندگی میں اور میری کمائی میں برکت ہی نہیں ہے، بھائی برکت آئے گی کیسے ؟جب کہ اس نے ساری دولت حرام کمائی سے جمع کی ہے،مال ودولت جمع کرنے کے نشے میں ایک انسان یہ بھول جاتاہے کہ حرام کمائی میں برکت نہیں ہوتی ہے،آج آپ یہ بات اچھی طرح سے اپنے اپنے دل میں بیٹھا کرجائیں کہ حرام کمائی اور حرام مالوں میں اللہ نے برکت نہیں رکھی ہے،آیئے میں آپ کو اس کی ایک بہترین مثال دیتاہوں کیاآپ نے کبھی کتوں کا مَندہ(ریوڑ)دیکھاہے ؟نہیں دیکھا ہوگا!جب کہ کتیایک وقت 10/8/6 بچوں کو جنم دیتی ہیں اور تواور ہے اس جانور کو انسان کھاتا بھی نہیں ہے مگر پھر بھی آپ کواس کا مندہ (ریوڑ) نظر نہیں آئے گا!کیوں؟ کیونکہ یہ ایک حرام جانور ہے جس میں خیر وبرکت نہیں ہوتی ہے،اسی کے برعکس آپ ایک بکری کی مثال لے لیجئے جو سال میں ایک یا پھر دو یا پھر کبھی کبھی الا مشاءاللہ 3 بچوں کو جنم دیتی ہے،اورمزید حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اس بکری کو روزانہ اربوں اور کھربوں کی تعداد میں ذبح بھی کیاجاتاہے مگر پھر بھی آپ کو بکریوں کا مَندہ(ریوڑ)ہرجگہ نظرآئے گا،کیوں؟کیونکہ یہ ایک حلال جانور ہے اور حلال چیزوں میں اللہ نے برکت رکھی ہے تو بس اسی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات اچھی طرح سے یادرکھ لیں کہ حرام کمائیوں میں بالکل بھی برکت نہیں ہوتی ہے،حرام مال جہاں سے آتاہے وہیں چلاجاتاہے،فارسی میں ایک کہاوت بہت مشہور ہے کہ "مالِ حرام بُوَد بجائے حرام رَفت "کہ ایک انسان جس طرح سے حرام طریقے سے پیسہ کماتاہے اسی طرح سے وہ ناجائز طریقے سے ہی خرچ ہوجاتاہے یا پھر ضائع وبرباد ہوجاتاہے،صرف یہی نہیں کہ حرام کمائی ضائع وبرباد ہوجاتی ہے بلکہ حرام کمائی تو اپنے ساتھ آفت ومصیبت اور بددعا اور جان لیوا بیماریاں لاتی ہیں،حرام مال اپنے ساتھ غم والم اور ٹینشن لاتی ہے،حرام مال نافرمان اولاد پیدا کرتی ہے!اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ سب کیسے ممکن ہے ؟تو بالکل ہی سیدھی اور واضح بات ہے کہ ایک انسان جب مال جھوٹ بول کر یا پھر دھوکا اور فراڈ کرکے یا پھر کسی کا حق مار کرکے کماتاہے تو کسی نہ

کسی کی آہ وبددعا اسے ضرور لگ جاتی ہے، پھر کیا ہوتا ہے یہی کہ وہ ہاسپیٹلوں کا چکر لگاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ایک دن بستر مرگ پر پڑ جاتا ہے، اس لئے میرے بھائیو! حرام کمائی سے بچو! یہ حرام کمائی جہاں ایک انسان کی دنیا برباد کردیتی ہے وہیں اس سے ایک انسان کی آخرت بھی برباد ہوجاتی ہے، اور حرام کمائی کرنے والا پہلے پہل جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا جیسا کہ جناب محمد عربیﷺ نے فرمایا "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ النَّارُ أَوْلَى بِهِ" کہ وہ جسم جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام کمائی سے پروان چڑھا ہو۔ اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا "كُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ" کہ ہر وہ جسم جو حرام کمائی سے پالا پوسا گیا ہو تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہی بہتر ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب:1728، صحیح الجامع:4519، الصحیحۃ:2609، صحیح الترغیب والترھیب:2242، ترمذی:614) اللہ کی پناہ! صرف یہی نہیں بلکہ حرام مال تو ایک انسان کے خلاف میدان محشر میں گواہی بھی دے گا اور کہے گا کہ اے اللہ! یہی وہ انسان ہے جو مجھے حرام طریقے سے جمع کیا تھا! اللہ اکبر کبیرا! جو پیسہ اور جو مال ودولت آج ہمارے جیبوں میں ہے اور جس سے ہم آج موج ومستی کررہے ہیں کل یہی ہمارے خلاف ہوجائے گا جیسا کہ جناب محمد عربیﷺ نے فرمایا "وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِي لاَ يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ القِيَامَةِ" کہ جو انسان اس مال کو ناجائز طریقے سے حاصل کرتا اور جمع کرتا ہے تو وہ اس بیمار انسان کی طرح ہے جو کتنا ہی کھالے مگر اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا، اور ناجائز وحرام طریقے سے جمع کیا گیا مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر آئے گا۔ (بخاری:2842) اس لئے اے میرے بھائیو! خوب کماؤ مگر حلال طریقے سے کماؤ اور حرام کے قریب بھی نہ جاؤ، ورنہ ہمیشہ بے برکتی کے شکار رہوگے اور یہ بات بھی اچھی طرح سے یاد رکھ لو کہ آج جو کچھ بھی کماؤگے اور جو کچھ بھی خرچ کروگے ان سب کے بارے میں کل بروز قیامت ایک ایک پائی کا حساب دینا ہے۔

(4) ہم اپنی تجارتوں میں دو ناجائز کام کرتے ہیں!

میرے دوستو! آج جو ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں برکت نہیں ہے اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ہم سب اپنی اپنی تجارتوں میں جھوٹ بولتے ہیں، کسٹومر اور گاہک کو رجھانے اور یقین دلانے کے لئے جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں، اے میرے تاجر بھائیو! یہ بات آپ جان لیں کہ آپ اپنی تجارت میں بالکل بھی آزاد ہیں، آپ دس روپئے کی چیز 100 روپئے میں بیچ سکتے ہیں یہ آپ کی مرضی ہے اور خریدنے والے کی مرضی ہے مگر آپ جھوٹ بول کر اور جھوٹی قسمیں کھاکر سامان نہیں بیچ سکتے ہیں، جو تاجر اپنی تجارت میں جھوٹ بولے گا تو اس کی تجارت سے خیر وبرکت روٹھ جائے گی، اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ جناب محمد عربیﷺ کا فرمان ہے کہ بیچنے والے اور خریدنے والے جب تک جدا نہ ہوں ان کو

اپنالین دین توڑنے کااختیار ہے، اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور ہر چیز کی وضاحت کر دیں گے تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جائے گی " وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا "لیکن اگر وہ دونوں جھوٹ بولیں گے اور مال کی حقیقت کی بارے میں کچھ چھپائیں گے تو ان کے سودے سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔(بخاری:2110، مسلم:1532)آج اکثر یہی تو ہو رہاہے کہ بازار میں سامان لینے والا بھی جھوٹ بولتے ہوئے کہتاہے کہ یہ سامان تو فلاں دوکان میں اتنے میں ملتی ہےاور دوکان والا بھی جھوٹ بولتاہے کہ میں جتنے کم میں تم کو مال دے رہاہوں اتنے کم میں پورے بازار میں کوئی نہیں دے گا، یا پھر دوکان والا قسمیں کھاتے ہوئے یہ کہتاہے کہ اللہ کی قسم ! یہ مال تو میں نے اتنے میں خریدی ہے اور تم سے بہت کم منافع لے رہاہوں، الغرض جھوٹ بول کر دونوں گراہک اور دوکاندار اپنی اپنی چالاکیاں دکھا کر مال لیتے اور بیچتے ہیں تو یہی تو وہ وجہ ہے جس سے مال سے برکت ختم ہو جاتی ہے، اسی سلسلے میں ایک دوسری حدیث سنئے، جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ "قسم کھانے سے مال تو بِک جاتاہے لیکن تجارت سے برکت مٹ جاتی ہے۔(بخاری: 2087، مسلم:1606، ابوداؤد:3335) میرے دوستو! جھوٹی قسمیں کھاکر مال بیچنے سے صرف دنیا کا ہی نقصان نہیں ہے کہ بلکہ ایسے لوگوں کی آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے، جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی قسمیں کھاکر جو تجارتیں کرے گا تو کل بروز قیامت اللہ رب العالمین نہ تو اس سے بات کرے گا اور نہ ہی اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ہی اس کو پاک وصاف کرے گا بلکہ ایسے لوگوں کو تو اللہ رب العالمین دردناک عذاب دے گا۔(مسلم:106)اس لئے اے میرے تاجر بھائیو ! اپنی اپنی تجارتوں میں جھوٹی قسمیں کھانے سے ہمیشہ بچواور ہاں ایک اور بات یاد رکھ لیں کہ تجارتوں میں صرف جھوٹی قسمیں ہی نہیں کھانا ہے بلکہ سچی قسمیں بھی نہیں کھانی چاہئے کیونکہ قسمیں کھانے سے مال ودولت میں کمی ہو جاتی ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا" إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ "کہ خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ اس سے تجارتیں تو خوب چلتی ہیں لیکن پھر وہ ختم ہو جاتی ہیں۔(مسلم:1607)پتہ یہ چلا کہ تجارتوں میں قسمیں کھانے (چاہے وہ سچی قسم ہو یا پھر جھوٹی قسم)سے تجارتیں برباد ہو جاتی ہیں اور اس سے برکتیں مٹ جاتی ہیں یعنی کہ مال تو انسان کے پاس بہت ہوں گے مگر اس کی ضرورت پوری نہیں ہوگی، یا پھر ایسا بھی ممکن ہے کہ مال کسی بیماری یا پریشانی میں ضائع ہوتا رہے گا،اس لئے اے میری بھائیو!اگر ہم اور آپ اپنی اپنی تجارتوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہماری تجارتوں میں برکتیں ہوں تو پھر ہر طرح کی قسمیں کھانے سے ہمیشہ بچا کریں۔

(5) ہم مال کے حریص ولالچی ہیں !

میرے دوستو! آج جو ہماری زندگیوں اور ہماری کمائیوں میں بالکل ہی برکت نہیں ہے اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم سب مال ودولت کے بہت ہی زیادہ لالچی ہو چکے ہیں، آج ہر انسان کی نظر بس مال ودولت پر ہے اور ہر انسان ہر معاملے میں بس روپیہ وپیسہ اور مال ودولت کو دیکھتا ہے، آج سب کو بس مال و دولت جمع کرنے کی فکر اور حرص وہوس ہے، سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جارہا ہے کہ اگر کوئی رشتہ دیکھتا بھی ہے تو پہلے مال ودولت کی جانچ وپڑتال کرتا ہے اور پوچھتا ہے کہ پہلے یہ بتاؤ مال کتنا ملے گا، بلکہ بسا اوقات تو یہ بھی دیکھا اور سنا گیا ہے کہ کسی نے مال ودولت کی حرص وہوس میں بدنام اور عیب دار لڑکی سے بھی شادی رچالی ،اور رشتہ لگانے والے بھی لڑکی کی تصویر دکھانے سے پہلے لڑکے والے کو مال ودولت کا ہی لالچ دلاتے ہیں، اور لوگ مال دولت کی لالچ میں آکر شادی تو کر لیتے ہیں مگر پھر زندگی بھر ہنسیوں اور خوشیوں کے لئے ترستے رہتے ہیں، اس لئے میرے بھائیو! مال ودولت کے حریص ولالچی نہ بنو کیونکہ جو انسان حرص وہوس میں آکر مال ودولت کو حاصل کرتا ہے تو ایسے لوگوں کے مال ودولت میں برکت نہیں ہوتی ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے یہ اعلان کردیا ہے " إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ " کہ بے شک یہ مال ودولت بڑی ہی میٹھی چیز ہے، پس جس نے اس مال ودولت کو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا تو اس کے لئے اس مال ودولت میں برکت رکھ دی جائے گی، لیکن اگر کوئی شخص "وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ" اس مال ودولت کو اپنے نفس کو ذلیل کرکے یعنی حرص وہوس اور لالچ کے ساتھ حاصل کرے گا تو اس کے لئے اس کے مال ودولت میں بالکل بھی برکت نہیں ہوگی اور ایسا انسان " وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ " اس انسان کی طرح ہو جاتا ہے جو کھا کر بھی سیر نہیں ہوتا ہے۔ (ترمذی:2463، بخاری:1472، مسلم:1035) اس حدیث کے تحت شارح بخاری داؤد رازؒ نے کیا ہی خوب لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ "اس حدیث میں حکیم انسانیت رسول کریم ﷺ نے قانع اور حریص کی مثال بیان فرمائی کہ جو بھی کوئی دنیاوی دولت کے سلسلے میں قناعت سے کام لے گا اور حرص اور لالچ کی بیماری سے بچے گا اس کے لئے برکتوں کے دروازے کھلیں گے اور تھوڑا مال بھی اس کے لئے کافی ہوسکے گا، اس کی زندگی بڑے ہی اطمینان اور سکون کی زندگی ہوگی، اور جو شخص حرص کی بیماری اور لالچ کے بخار میں مبتلا ہوگا اس کا پیٹ بھر ہی نہیں سکتا خواہ اس کو ساری دنیا کی دولت حاصل ہو جائے وہ پھر بھی اسی چکر میں رہے گا کہ کسی نہ کسی طرح سے اور زیادہ مال حاصل ہو جائے، ایسے طماع لوگ نہ اللہ کے نام پر خرچ کرنا جانتے ہیں نہ مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہیں، نہ کشادگی کے ساتھ اپنے اور اپنے اہل وعیال ہی پر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ! سنا آپ نے اور یہی کچھ تو ہم اور آپ اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ سماج ومعاشرے میں جو جتنا بڑا مالدار ہے وہ

اتنا بڑا کنجوس ہے، کنجوس ہی نہیں بلکہ مکھی چوس ہے،اب آپ ہی فیصلہ کرلیں کہ ایسی مالداری کا کیا فائدہ جس سے ایک انسان خود اپنی ذات اوراپنی آل واولاد کو بھی فائدہ نہ پہنچاسکے۔اس لئے اے میرے بھائیو! جو مال بھی کمانا ہے بغیر حرص وہوس اور بغیر لالچ کے کماؤورنہ تمہارے مال میں برکت نہیں رہے گی۔

(6) ہم برکت کے وقت میں سوئے رہتے ہیں!

میرے دوستو! آج جو ہماری کمائیوں اور ہماری زندگیوں میں برکت نہیں ہے وہ اس لئے کہ ہم صبح بہت تاخیر سے اٹھتے ہیں،افسوس صدافسوس ہمارے نبیﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ ہم صبح جلدی اٹھیں مگرآج ہماری اور ہماری نسلوں کی صبح 9/8 بجے ہوتی ہے،دیکھا یہ جاتاہے کہ غیر قوم کے لوگ صبح 5/4 بجے سے ہی اپنے کام کاج میں لگ جاتے ہیں اور دوڑدھوپ کرنا شروع کردیتے ہیں مگرایک مسلم قوم جس کے اوپر صبح میں اٹھنا فرض اورواجب ہے وہ اپنے فرائض کو چھوڑ کر، گھوڑابیچ کر سوجاتی ہے،توآج آپ یہ فرمان مصطفیٰﷺ کی روشنی میں جان لیں کہ جوانسان صبح جلدی نہیں اٹھے گا وہ ہمیشہ پریشان رہے گااوراس کی ساری زندگی اوراس کی ساری کمائی میں بے برکتی رہے گی،اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے ایسا کیوں؟توسنئے،ایسااس لئے کہ صبح کے اوقات میں ہمارے نبیﷺ نے ہمارے لئے برکت کی دعا کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اے میرے رب! تو میری امت کے لئے صبح سویرے کے وقتوں میں برکت رکھ دے، جیسا صحابئ رسول سیدنا صخر غامدیؓ بیان کرتے ہیں کہ آپﷺ نے یہ دعا کی کہ " اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا "اے اللہ! میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت عطافرما۔ایسا آپﷺ نے دعا کیااوراس دعا کو سیدنا صخر غامدیؓ نے سنااور عمل کرنا شروع کردیا،پھر کیاہواخود سنئے،راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ " وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا "سیدنا صخرؓ ایک تاجرآدمی تھے اس لئے یہ حدیث سن کر سیدنا صخرؓ نے " فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ "اپنا تجارت کا مال صبح سویرے ہی بھیجتے تھے،پھر کیا ہواخود سنئے،راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ " فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ "کچھ ہی دنوں میں وہ مالدار ہوگئےاوران کی دولت بڑھ گئی۔(ابن ماجہ:2236،اسنادہ صحیح)اب ذراسوچئے کہ جوانسان صبح سویرے سویارہے گااور 9/8/7 بجے اٹھے گا توکیااس کی زندگی میں کبھی برکت آئے گی؟ہرگز نہیں،اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگراپنی زندگی اوراپنی کمائی میں برکت چاہتے ہو تو پھراپنے لائف اسٹائل کو بدلو،اپنے گھرکے ماحول کو بدلو،سارے فیملی والے لوگ فجرکے نماز کی پابندی کرنے والے بن جاؤ،ورنہ ہمیشہ بے برکتی کے شکار رہوگے۔اور میرے دوستو! یہ تو ہمارے نبیﷺ نے برسوں پہلے کہہ دیا تھا کہ صبح کے وقت میں برکت ہی برکت ہے جب کہ آج میڈیکل سائنس نے بھی یہ ثابت کردیا ہے کہ ہمارے نبیﷺ کی بات صد فیصد حقیقت پر مبنی ہے،میڈیکل سائنس کا یہ کہنا ہے کہ صبح جلدی اٹھنے سے انسان کی دماغی صلاحیت میں اضافہ ہوتاہے،اور میڈیکل سائنس کا یہ بھی کہنااور ماننا ہے کہ صبح سویرے جلدی اٹھنے سے ایک انسان کو نیند بھی اچھی ہوتی ہے

جس کی وجہ سے اس کی صحت بھی اچھی ہوتی ہے اسی طرح سے میڈیکل سائنس کا یہ بھی کہنا ہے کہ صبح سویرے جلدی اٹھنے سے ہمارا جسم اور ہمارا دماغ دن بھر تروتازہ رہتا ہے، میڈیکل سائنس کا یہ بھی کہنا ہے کہ صبح کے وقت میں ہمارا جسم کورٹیسول (تناؤ کا ہارمون) نامی ہارمون پیدا کرتا ہے جو تناؤ کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ کورٹیسول ہارمون کیا ہے تو کورٹیسول ایک ہارمون ہے جو جسم میں مختلف اہم کام کرتا ہے، جیسے تناؤ کا جواب دینا، میٹابولزم کو منظّم کرنا یعنی جسم میں چربی کو کنٹرول میں رکھنا، بلڈ شوگر اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنا، اور مدافعتی نظام کو سپورٹ کرنا، سبحان اللہ دیکھئے صبح جلدی اٹھنے کے کتنے عظیم فائدے ہیں، مگر ہم اور آپ دیری سے اٹھ کر بیماریوں کے شکار ہو رہے ہیں اور اپنی صحت خود اپنے ہی ہاتھوں سے برباد کر رہے ہیں مگر ہمیں اس کی کانوں کان خبر نہیں ہے، آپ کو سائنسی انکشافات کو سن کر حیرانی ہو رہی ہوگی کہ صبح کے وقت میں اللہ نے کتنی برکت رکھ دی ہے مگر انہیں تمام باتوں کی وضاحت تو ہمارے نبی ﷺ نے برسوں پہلے کر دی تھی جیسا کہ بخاری کے اندر سیدنا ابوہریرہؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ "کہ جب ایک انسان رات میں سوتا ہے تو شیطان اس کے گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور پھر" يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا "ہر گرہ اور ہر گانٹھ پر ایک منتر پڑھتا رہتا ہے کہ" عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ "سوجا منا سوجا! سوجا منی سوجا! ابھی رات بہت لمبی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ" فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ "اب اگر کوئی انسان فجر کے وقت میں اٹھ جاتا ہے اور اللہ کا ذکر کرلیتا ہے یعنی سبحان اللہ وغیرہ یا پھر نیند سے بیدار ہونے کی دعا پڑھ لیتا ہے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر آگے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب ایک انسان اپنے بستر پر سے اٹھ جاتا ہے اور" فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ "پھر جیسے ہی وضو کرلیتا ہے تو اس کی دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، شیطان کے تین گرہوں میں سے دو گرہیں تو کھل گئیں مگر ابھی ایک گرہ باقی ہوتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ" فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا "اب اگر وہ انسان نماز (فجر) پڑھ لیتا ہے تو اس کی تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، اب کیا ہوتا ہے وہ ذرا غور سے سنئے، ابھی اس بارے میں آپ نے سائنسی انکشافات کو بھی سن لیا ہے کہ صبح سویرے جلدی اٹھنے سے کیا ہوتا ہے اب اپنے نبی ﷺ کی بات کو غور سے سنئے اور اپنے دل ودماغ میں اتار لیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ" فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ "جو انسان صبح سویرے جلدی اٹھتا ہے اور فجر کی نماز ادا کرلیتا ہے تو وہ انسان اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ دن بھر فِٹ اور ہشاش وبشاش اور خوش مزاج رہتا ہے اور جو انسان دن کا اجالا ہونے تک 9/8/7 بجے تک سوتا رہتا ہے تو" وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ "ایسا انسان اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ دن بھر سست وکاہل اور دن بھر منحوس رہتا ہے۔ اللہ کی پناہ! (بخاری: 3269، مسلم: 776)

(07) ہم بڑوں اور بزرگوں کو اپنی زندگی میں اہمیت نہیں دیتے ہیں:

میرے دوستو! اب جو میں بیان کرنے جارہاہوں اس کو تمام مرد وخواتین غور سے سنیں کہ ہماری زندگیوں میں بے برکتی کی اصل وجہ کیا ہے؟ آج جو ہماری زندگیوں میں برکت نہیں ہے اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ سماج ومعاشرے کے اندر اکثر لوگ اپنے اپنے بزرگوں کو اپنے ساتھ رکھنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ لوگ تو اپنے بوڑھے ماں باپ اور بوڑھے دادا دادی یا پھر بوڑھے نانا نانی کو بوجھ سمجھتے ہیں، کتنے ایسے ناہنجار اولاد ہیں جنہوں نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو ان کے بڑھاپے کی بچکانہ حرکتوں سے تنگ آکر ان کو اولڈ ایج ہوم میں پھینک دیا ہے، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنی بیوی کی باتوں میں آکر کے اپنے ہی بوڑھے ماں باپ کو اپنے گھر سے بے گھر کردیا ہے اور کتنی ایسی خواتین ہے بلکہ پڑھی لکھی عالمہ خواتین ہیں جو آج جوانی میں یہ کہتی ہیں کہ اسلام میں ساس سسر کے ساتھ رہنے کا حکم نہیں ہے اور نہ ہی مجھ پر ان کی خدمت فرض وواجب ہے، سماج ومعاشرے کے اندر تو یہ برائی اور یہ فتنہ بہت ہی زوروں پر ہے کہ بہو اپنے ساس اور سسر کے ساتھ نہ تو رہنا چاہتی ہے اور نہ ہی ان کی خدمت کرنا چاہتی ہے بلکہ بلا جھجھک ببانگ دہل یہ کہتی ہیں کہ اسلام ہمیں نہ تو اس کا حکم دیتا ہے اور نہ ہی اسلام نے ہمیں اس کا مکلّف کیا ہے مگر یاد رکھ لیجئے کہ جب یہی خواتین بوڑھی ہو جائیں گی تو اپنی اولاد کو قرآن وحدیث کی تعلیم دیں گی اور تب قرآن وحدیث کی پاٹھ پڑھائیں گی اور اللہ کا واسطہ دے کر اپنی اولاد کو کہیں گی کہ اپنے والدین کو اپنے ساتھ رکھنی چاہئے، اور تو اور ہے ان خواتین کا دوغلا معیار دیکھئے کہ اس طرح کی باتیں کہنے والی خواتین اپنے اپنے بھائیوں کو یہ نصیحت کرتی ہیں کہ ماں باپ کے ساتھ رہنا اور اپنے بھابھیوں کو ڈرا دھمکا کر یہ نصیحت اور یہ وصیت کرتی ہیں کہ ساس سسر کی دیکھ بھال کرنا۔۔استغفر اللہ۔ عورتوں کی یہ کیسی منافقت اور کیسا دوغلاپن ہے، تو جو عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور جو مرد بھی اپنی بیوی کی باتوں میں آکر ایسا کرتا ہے وہ یہ کان کھول کر سن لے کہ وہ بھی ایک نہ ایک دن کسی کے ساس وسسر بنیں گے تب انہیں پتہ چلے گا کہ بڑھاپے میں کسی کو تنہا اور بے سہارا چھوڑ دینے سے ان پر کیا مصیبت ٹوٹتی ہے، صحابہ وصحابیات نے بھی شادیاں کی تھیں اور جب شادیاں کی تھیں تو ظاہر سی بات ہے کہ ان کے بھی ساس وسسر ہوں گے مگر کسی ایک سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی زندگی میں ایک بار بھی یہ مطالبہ کیا ہو کہ ہم اپنے ساس وسسر کے ساتھ نہیں رہیں گے، ذرا سوچئے کہ کیا وہ قرآن وحدیث۔ نعوذ باللہ۔ نہیں جانتے تھے؟ کیا آج کل کی عورتیں ان سے زیادہ دیندار ہیں؟ نہیں! ہر گز نہیں! بلکہ وہ لوگ تو تا قیامت تمام لوگوں سے زیادہ خداترس اور دیندار لوگ تھے مگر پھر بھی وہ لوگ اس طرح کی باتیں اپنی زبان پر کبھی نہ لایا کرتے تھے، اب دیکھئے سیدنا جابرؓ کی جو بیوی تھی وہ اپنے نندوں کے ساتھ ہی رہا کرتی تھی اور ان کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی، جیسا کہ صحیح بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ

آپ ﷺ سے سیدنا جابرؓ نے کہا کہ میں نے ایک بیوہ یا پھر طلاق شدہ عورت سے شادی کرلی ہے تو آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ آپ کو تو کنواری لڑکی سے شادی کرنی چاہئے تھی ! تو انہوں نے کہا کہ دراصل بات یہ ہے کہ میری نونو بہنیں ہیں تو میں نے سوچا کہ میری یہ تجربہ کار بیوی میری بہنوں اور اپنے نندوں کی خدمت کرے گی،ان کو ادب وسلیقہ سکھائے گی،ان کے بالوں میں کنگھی کرے گی بلکہ ان کی ہر طرح سے دیکھ بھال کرے گی،بخاری کے الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا" وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ "بلکہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرسکے اوران کی صفائی وستھرائی کا خیال رکھے،اوران کے بالوں میں کنگھی کرسکے۔(بخاری:4052)اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہاکہ " فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ "میں نے ایسی عورت سے اس لئے نکاح کرلیاہے تاکہ وہ میری بہنوں کی اچھی پرورش کرسکے اوران کو ادب سکھاسکے۔(مسلم:715)جب آپ ﷺ نے ایسا سنا تو بلا جھجھک فرمایا کہ " أَصَبْتَ "آپ نے بہت اچھا کیا،آپ نے بہت ٹھیک کیا۔(بخاری:4052)اب ذرا سوچئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ اگر اسلام میں ایسا کچھ ہوتا تو آپ ﷺ ان کی تعریف کیوں کرتے اور یہ کیوں کہتے کہ آپ نے ٹھیک کیا اوراچھا کیا،بلکہ یہ کہتے کہ تم نے بہت غلط کیا،وہ نندوں کے ساتھ کیوں رہے گی ؟تم اس کو الگ رکھو،ایسا اور ایسا کہتے مگر آپ ﷺ کا ایسا کچھ نہ کہنا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا اسلام میں کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ تو آج کل کی ماڈرن لڑکیوں نے اس کو گڑھ لیا ہے،اور یہ سوچ وفکر اب سماج ومعاشرے میں بہت تیزی کے ساتھ پھیلتی جارہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہورہاہے کہ ہرآئے دن مسلم قوم میں کثرت کے ساتھ خلع وطلاق کے معاملات پیش ہورہے ہیں،اور سماج ومعاشرے کے اندر اس کی آڑ میں تو کہیں کہیں پر عورتوں پر بھی ظلم ہورہاہے،ادھر سے ساس اپنے بہوکے خلاف اپنے بیٹے کے کان میں زہر گھولتی ہے تو کہیں پر نندیں اپنے بھابھی کے خلاف اپنے بھائی کے کان بھرتی ہے تو کہیں پر سب مل کر یہ کام کرتے ہیں،اور عورت کے اوپر اتنا ظلم وستم ڈھاتے ہیں کہ وہ عورت خودکشی کرنے یا پھر خلع لینے پر مجبور ہوجاتی ہے،توجولوگ بھی اس طرح کی حرکتوں میں ملوث ہیں تو ایسے لوگ یہ سن لیں اور جان لیں کہ آج جو کسی کو اس طرح سے تکلیف دے گا تو اللہ بھی اسے تکلیف دے گا،جو دوسروں کی بیٹیوں کو ستائے گا تو وہ بھی کسی نہ کسی شکل میں ستایا جائے گا کیونکہ قدرت کا یہ اصول ہے " كَمَا تَدِينُ تُدَانُ " جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔توخیر میں یہ کہہ رہاتھا کہ اسلام نہ تو ہمیں اس کی تعلیم دیتاہے اورنہ ہی ہمیں یہ حکم دیتاہے کہ ہم بیوی کے لئے اپنے والدین کو چھوڑدے اورنہ ہی اسلام ہمیں یہ حکم دیتاہے کہ ہم والدین کے چکر میں اپنی بیوی کو چھوڑدیں بلکہ اسلام تو ہمیں سب کے حقوق ادا کرنے اور سب کے ساتھ الفت ومحبت کے ساتھ رہنے کا حکم دیتاہے،مگر دیکھا یہ جاتاہے کہ لوگ اپنی بیوی کے چکر میں اپنے والدین کو چھوڑدیتے ہیں یا پھر اپنے والدین اور خاص کر اپنی ماں کے چکر میں

اپنی بیوی کو چھوڑدیتے ہیں،ایسے میں کتنے واقعات جانتاہوں کہ ایک ماں کی وجہ سے ہی ایک بہونے خلع لے لی،اورنہ جانے سماج ومعاشرے کے اندرایسے کتنے خاندان وگھرانے تباہ وبرباد ہوئے صرف اورصرف اسی وجہ سے کہ ہم اپنے بڑوں اوربزرگوں کے ساتھ نہیں رہیں گے،توجولوگ بھی اپنے اپنے بوڑھے والدین یاپھراپنے بڑے بزرگوں کوتکلیف دیں گے تو ایسے لوگ آپ ﷺ کی یہ وارننگ سن لے اور جان لے کہ ایسے لوگ مسلمان کہلائے جانے کے لائق وحقدار نہیں ہیں ،جیساکہ سیدنا ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے بزرگوں کا احترام نہ کرے۔(ترمذی:1919،الصحیحۃ:2196)یہ توعزت واحترام کی بات ہے مگر کئی احادیث کے اندرآپ ﷺ نے یہ بھی بیان فرمایاہے کہ جوبزرگوں کے حقوق کوادانہیں کرےگاتووہ مسلمان کہلائے جانے کے لائق نہیں ہے جیساکہ ابوداؤدکے اندر سیدناعبداللہ بن عمروؓسے یہ صحیح حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا "کہ جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کے حق کو نہ پہچانے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(ابوداؤد:4943،اسنادہ صحیح)اورترمذی شریف کے الفاظ ہیں کہ" لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اورہمارے بڑوں کی عزت نہ جانے اورنہ ہی پہچانے۔(ترمذی:1920،اسنادہ صحیح)ذراغورکیجئے کہ آپ ﷺ نے کتنا سخت جملہ ارشادفرمایاہے کہ" لَيْسَ مِنَّا "ایسا مسلمان ہم میں سے نہیں ہے اہل علم لکھتے ہیں کہ" لَيْسَ مِنَّا "وہ ہم میں سے نہیں ہےاس کا معنی یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی سنت اورآپ ﷺ کے طریقے پر نہیں ہے،بلکہ ایسے انسان کادین ناقص اورنامکمل ہے،اورایساانسان مکمل مسلمان نہیں ہے جوبڑے بزرگوں کی عزت وتوقیراوران کی دیکھ ریکھ نہ کرے،اب حدیثوں کوسننے کے بعد ذراآپ خودہی فیصلہ کرلیں کہ کیاایسا انسان مسلمان کہلائے جانے کے لائق ہے جواپنے والدین یاپھراپنے بزرگوں کوان کے بڑھاپے میں تکلیف دیتاہے،توجولوگ بھی اپنے اپنے بوڑھے والدین یاپھراپنے بزرگوں کے ساتھ نہیں رہیں گے توایسے لوگ ہمیشہ بے برکتی کے شکاررہیں گے اورایسے لوگوں کی زندگیوں اورایسے لوگوں کے گھروں اورمکانوں میں ہمیشہ بے برکتی رہے گی،اوریہ میں نہیں کہہ رہاہوں بلکہ ایساتوخودجناب محمدعربی ﷺ نے کہاہے کہ" الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ "برکت توبڑوں اوربزرگوں کے ساتھ رہنے سہنے،ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے،ان کے ساتھ کھانے پینے اوران کی دیکھ بھال کرنے اوران کی عزت وتوقیرکرنے سے آتی ہے۔(الصحیحۃ:1778)

(08) ہم سنت کے مطابق کھانا نہیں کھاتے ہیں:

میرے دوستو! آج جو ہماری زندگیوں، ہماری کمائیوں اور ہمارے گھروں میں برکت نہیں ہے اس کی ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ہم رزق کی ناقدری کرتے ہیں، وہ اس طرح سے کہ جب ہم کھانا وغیرہ کھاتے ہیں تو سنت کے خلاف کھاتے ہیں یا پھر آدھا ادھورا کھا کر اٹھ جاتے ہیں، نہ تو ہم اپنی انگلیاں چاٹتے ہیں اور نہ ہی ہم اپنی پلیٹوں اور رکابیوں کو چاٹتے ہیں بلکہ لوگ تو اپنی انگلیاں اور اپنی پلیٹوں اور اپنی رکابیوں کو چاٹنا معیوب اور اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں جبکہ حبیب کائنات و محبوب خدا ﷺ نے یہ کہا ہے کہ برکتیں تو انگلیوں اور پلیٹوں اور رکابیوں کے ساتھ چپکی ہوئی ہوتی ہیں جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ" کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ " فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ" وہ نہیں جانتا ہے کہ برکت اس کے کس انگلیوں میں ہے۔(مسلم:2035) اور میرے بھائیو اور بہنو! اس بارے میں تو کئی احادیث ہیں، کسی حدیث کے اندر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو جب تم کھانے کے لئے بیٹھتے ہو تو وہاں شیطان حاضر ہو جاتا ہے اس لئے اگر کبھی کھانا وغیرہ گر جائے تو اسے صاف کرکے کھالو اور شیطان کے لئے نہ چھوڑو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے پلیٹوں اور اپنے انگلیوں کو چاٹ لیا کرو کیونکہ " فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کس حصے میں برکت رکھی ہوئی ہے۔(مسلم:2033،2034) دیکھا اور سنا آپ نے کہ انگلیوں اور پلیٹوں میں تو برکتیں چپکی ہوئی ہوتی ہیں مگر ہم اپنی اپنی انگلیوں کو چاٹنے سے پہلے ہی ٹشو پیپر سے اپنے ہاتھوں کو صاف کر لیتے ہیں یا پھر اپنے پلیٹوں کو چاٹنے سے پہلے ہی اسی میں ہاتھ دھو لیتے ہیں تو ہمیں برکت کیسے ملے گی؟ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پلیٹ میں ہاتھ دھونے سے برکت چلی جاتی ہے یہ بالکل ہی جھوٹی اور بکواس بات ہے، پلیٹ میں ہاتھ دھونے سے نہیں بلکہ پلیٹ نہ چاٹنے سے برکت چلی جاتی ہے اور تو اور ہے سماج و معاشرے کے اندر دیکھا اور سنا یہ گیا ہے کہ لوگ نہ تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے ہیں اور نہ ہی اپنی پلیٹوں کو چاٹتے ہیں مگر اگر کوئی پیر صاحب کھانا کھا کر پلیٹ میں اپنا ہاتھ دھو کر اور کلی وغیرہ کرکے پلیٹ میں دے تو پیر صاحب کے مرید اس کو بڑے ہی شوق و ذوق سے پیتے ہیں۔اللہ کی پناہ۔

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ آج جو ہمارے کھانوں میں برکت نہیں ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم اپنی اپنی انگلیوں اور پلیٹوں کو چاٹتے نہیں ہیں، اسی طرح سے ایک اور دوسرا سبب بھی ہے جس کی وجہ سے ہمارے کھانوں میں برکت نہیں ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو پلیٹ کے کنارے سے نہیں کھاتے ہیں بلکہ سیدھا بیچ میں ہی ہاتھ ڈال دیتے ہیں، اور یہی وہ کیفیت و طریقہ ہے جس سے آپ ﷺ نے روکا ہے، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آپ ﷺ

نے ایسا کرنے سے کیوں روکا ہے تو سنئے حدیث، جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ "كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالَيْهَا وَاعْفُوا رَأْسَهَا "بسم اللہ بول کر کھانا کے کنارے سے کھاؤ اور اس کا درمیان والا حصہ ابھی شروعات میں چھوڑ دو یعنی بعد میں کھاؤ کیونکہ " فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا " کھانے میں برکت اوپر سے آتی ہے۔(ابن ماجہ:3276،اسنادہ صحیح)اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا مِنْ حَافَتِهِ وَذَرُوا وَسَطَهُ "کہ جب کھانا رکھ دیا جائے تو اس کے کنارے سے کھایا کرو اور اس کا درمیانی حصہ چھوڑ دو کیونکہ " فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ "برکت تو کھانے کے بیچ میں ہی نازل ہوتی ہے۔(ابن ماجہ:3277،اسنادہ صحیح)پتہ یہ چلا کہ بسم اللہ نہ بولنے اور پلیٹ اور رکابیوں کے بیچ سے کھانے سے کھانے پینے کی چیزوں سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اور ایک چیز ہے جس کی وجہ سے آج ہمارے کھانوں میں برکت نہیں ہے وہ ہے کہ ہم سب الگ الگ کھاتے ہیں، ہم ایک ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے اور ایک ساتھ زندگی گذارتے تو ہیں مگر ہم سب ایک ساتھ مل بیٹھ کر کبھی کھانا نہیں کھاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہماری زندگیوں اور ہمارے کھانے پینے کی چیزوں میں برکت نہیں ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس بات کی جانکاری تو جناب محمد عربی ﷺ نے دی ہے جیسا کہ ابن ماجہ کے اندر یہ حدیث موجود ہے، سیدنا وحشی بن حربؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرامؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ " إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ "ہم کھانا تو بہت کھاتے ہیں مگر ہم سیراب ہی نہیں ہو پاتے ہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ "شاید تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو؟ تو صحابۂ کرامؓ نے کہا کہ ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ "بسم اللہ بول کر اور مل کر کھانا کھایا کرو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھ دی جائے گی۔(ابن ماجہ:3286،اسنادہ حسن)اور ایک دوسری حدیث کے اندر ہے ،آپ ﷺ نے فرمایا کہ "كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا "مل جل کر کھایا کرو اور الگ الگ بیٹھ کر نہ کھاؤ، کیونکہ "فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ"برکت تو جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔(ابن ماجہ:3287، صحیح الجامع للألبانیؒ:4500،اسنادہ حسن)اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہم جب بھی کھائیں تو سنت کے مطابق کھائیں ورنہ ہمیشہ بے برکتی کے شکار رہیں گے۔

(09) ہم اپنی کمائی سے خوش نہیں رہتے ہیں:

محترم سامعین! آج جو ہماری کمائیوں اور ہماری زندگیوں میں برکت نہیں ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم جتنا کماتے ہیں اس سے خوش نہیں رہتے ہیں، ہم اچھا کماتے ہیں، ہم اچھا کھاتے ہیں، ہم اچھا پہنتے ہیں، ہمارے پاس خود اپنا ذاتی مکان

بھی ہوتا ہے اور تو اور ہے ہمارے پاس لاکھوں روپئے بینک بیلنس بھی ہوتے ہیں، مگر پھر بھی ہم اپنی زندگی اور اپنی کمائی سے خوش نہیں رہتے ہیں اور ہر وقت دوسروں کے سامنے میں مگر مچھ کے آنسو بہا کر گلے شکوے کرتے رہتے ہیں، سماج و معاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ ایک انسان کے پاس بہت کچھ ہوتا ہے مگر وہ اس کو چھپا کر ہمیشہ دوسروں کے سامنے میں روتا رہتا ہے اور کہتا رہتا ہے کہ بھائی میری حالت تو بہت خراب ہے، کمائی بالکل بھی نہیں ہے، تو جو لوگ بھی اپنی کمائی اور اپنی روزگار اور اپنی نوکریوں سے خوش نہیں رہیں گے تو ان کی زندگیوں اور ان کی کمائیوں میں برکت بالکل بھی نہیں رہے گی، اور اس بات کی جانکاری تو خود جناب محمد عربی ﷺ نے دی ہے کہ " إِنَّ اللهَ تَعَالىٰ يَبْتَلِي الْعَبْدَ فِيْمَا أَعْطَاهُ فَإِنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَهُ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَوَسَعَهُ " بے شک کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو اس چیز میں آزماتا ہے جو اسے عطا کیا رہتا ہے تو اب اگر وہ اللہ کی تقسیم پر خوش رہے تو اللہ اس کے لئے اس میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کی روزی روٹی میں اللہ کشادگی رکھ دیتا ہے، لیکن " وَإِنْ لَّمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى مَا كَتَبَ لَهُ " اگر وہ اللہ کی آزمائش پر راضی نہیں رہتا ہے تو اللہ اس کے مال سے برکت کو چھین لیتا ہے اور اسے تو بس اتنا ہی رزق ملتا ہے جتنا کہ اللہ نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہوتا ہے۔ (صحیح الجامع للألبانیؒ: 1869، الصحیحۃ: 1658) اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے ! اگر ہم خوش رہیں گے تو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے اور اگر ناخوش رہیں گے تو پھر اس میں ہمارا ہی نقصان ہے کہ ہم ہمیشہ بے برکتی کے شکار رہیں گے۔

(10) ہمارے گھروں میں تصاویر ہوتی ہیں:

میرے دوستو! آج جو ہمارے گھروں، ہماری تجارتوں اور ہماری کمائیوں میں برکت نہیں ہے اس کا ایک سبب تو یہ بھی ہے کہ ہمارے دوکانوں، ہمارے گھروں میں تصاویریں لٹکی ہوئی ہوتیں ہیں، سماج و معاشرے کے اندر دیکھا یہ جارہا ہے کہ اب مسلمان بھی غیروں کی نقل اتارتے ہوئے اپنے اپنے گھروں میں اپنے والدین یا پھر اپنے اپنے بچوں کی تصویریں شوقیہ لگا لیتے ہیں بلکہ آج کل تو لوگ اپنے اپنے پیروں اور فقیروں کی تصویریں اپنے گھر و مکان اور دوکان کی دہلیز کے سامنے لٹکا کر رکھ لیتے ہیں، اور گھر میں داخل ہونے کے وقت یا پھر اپنی دوکان کی شٹر کھولنے کے وقت میں سب سے پہلے انہیں کی تصویروں کو بڑے ہی عقیدت مندی کے ساتھ دیدار کرتے ہیں اور پھر داخل ہوتے ہیں، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہمارے گھر و مکان اور دوکان میں برکت ہی برکت آجائے گی مگر کائنات کے رب کی قسم ! ایسا کرنے سے بے برکتی نازل ہوتی ہے اور یہ میرا دعوی نہیں ہے بلکہ رب کے محبوب جناب محمد عربی ﷺ نے یہ اعلان کردیا ہے کہ جس گھر و مکان اور جس دوکان میں بھی تصویریں ہوں گی وہاں سے برکت روٹھ جائے گی، اور ایسی جگھوں پر رحمت و برکت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ نسائی شریف کے اندر کے یہ حدیث موجود ہے، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ " اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ" ادْخُلْ" داخل ہو جائیے! تو جبرئیل امین نے کہا کہ" كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ" میں آپ کے گھر میں کیسے داخل ہو جاؤں یہاں تو ایک ایسا پردہ لٹکا ہوا ہے جس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں،" فَإِمَّا أَنْ تُقْطَعَ رُءُوسُهَا أَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ" یا تو آپ ان تصویروں کی سروں کو کاٹ دیجئے یا پھر انہیں بچھونا بنا لیجئے تاکہ یہ تصویریں ہر وقت روندی جاتی رہے یعنی کہ ایسا کرنے سے ان تصویروں کی عزت نہیں رہے گی، پھر آگے جبرئیل امین نے کہا کہ" فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ" ہم فرشتے یعنی رحمت وبرکت کے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے ہیں جن میں تصویریں ہوں۔(نسائی:5365 اسنادہ صحیح) دیکھئے جبرئیل امین نے کہا کہ آپ تصویروں کو پاؤں سے روندئے اور آج کا مسلمان اسے عزت واحترام کے ساتھ اپنے اپنے گھر ومکان اوردوکان کی دیواروں پر چسپاں کرلیتا ہے،اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ حضرت جبرئیل امین نے کہا کہ" إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلاَ كَلْبٌ" ہم فرشتے ایسے گھروں میں داخل ہی نہیں ہوتے ہیں جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔(بخاری:3227، مسلم:2104) یہ تو تصویروں اور کتوں کی بات ہو گئی ،سماج ومعاشرے کے اندر ایک اور چیز بھی ہے جو بطور فیشن یا پھر شوقیہ کیا جاتا ہے کہ مسلمان اپنے اپنے گھروں کی الماریوں میں انسانوں کے پتلے یا پھر کم از کم لافنگ بدھا کا پتلا ضرور سجا کر رکھتے ہیں تو یہ بھی اسی کے اندر شامل ہے،اور اس طرح کے پتلے اگر گھر میں ہوں تو بھی رحمت وبرکت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں کہ جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان صحیح حدیث کے اندر موجود ہے کہ" أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ" اس بات میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہے کہ اس گھر میں رحمت وبرکت کے فرشتے داخل ہی نہیں ہوتے ہیں جس گھر میں تصویریں ہوں یا پھر مجسمہ ہوں۔(مسند احمد:11858،ترمذی:2805،اسنادہ صحیح) سنا آپ نے تصویروں، کتوں اور مجسموں سے رحمت وبرکت کے فرشتے نہیں آتے ہیں مگر اب تو مسلمان بھی اپنے اپنے گھروں میں تصویریں اور مجسمے رکھنے لگے ہیں بلکہ اب تو مسلمان بھی کتے پالنے لگے ہیں بلکہ کتنے ایسے پیر وفقیر بھی ہیں جو کتے پالتے ہیں اور وہ اسی نام سے مشہور بھی ہیں، تو اب آپ ہی خود بتائیے کہ جہاں رحمت وبرکت کے فرشتے نہیں داخل ہوں گے وہاں کے لوگوں اور وہاں کے لوگوں کی زندگیوں اور ان کی کمائیوں میں برکت کیسے رہے گی؟اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ایسا کرنے سے بچو ورنہ ہمیشہ بے برکتی سے پریشان رہو گے۔

(11) ہم مقروض ہوتے ہیں:

میرے دوستو: آج جو ہماری کمائیوں اور ہماری زندگیوں میں برکت نہیں ہے اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ ہم بلاوجہ میں اپنی آن بان اور اپنی شان دکھانے کے لئے قرضے پر قرضے لیتے رہتے ہیں،اور پھر جب بھرپائی کا وقت آتا ہے تو ہم اپنی کمائی کا زیادہ

تر حصہ اپنے لئے ہوئے قرضے کو چکانے میں دے دیتے ہیں،جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری کمائی آدھی رہ جاتی ہے جو ہمارے لئے ناکافی ہوتا ہے،اب آپ ہی خود فیصلہ کر لیجئے کہ جب ایک انسان مقروض ہوگا تو اس کی کمائی میں برکت کیسے رہے گی ؟لوگ قرضے تو بڑے شوق سے لیتے ہیں مگر قرضہ چکانے میں ان کی ساری کمائی ختم ہوجاتی ہے اس لئے میرے بھائیو اور بہنو جہاں تک ہوسکے قرضے سے اپنے آپ کو دور رکھو،یہ قرضہ لینا ایک انسان کے لئے کتنا خطرناک اور کتنا نقصان دہ ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جناب محمد عربی ﷺ ہر نماز کے تشہد میں ،جس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اس وقت یہ دعا ہمیشہ کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب !" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ "تو مجھے گناہوں سے اور قرض کے بوجھ سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھنا۔(بخاری:832،مسلم:589)اس لئے میرے بھائیو اور بہنو !قرضہ لینے سے بچو اور اپنی شان دکھانے یا پھر اپنی اولاد کی شادیوں کے لئے قرضے نہ لیا کرو ورنہ تم ہمیشہ پریشان رہوگے اور ہمیشہ بے برکتی کے شکار رہوگے،اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے ؟قرضے کا بے برکتی سے کیا لینا دینا؟تو اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھئے،مثال کے طور پر ایک آدمی روزانہ 1000/ہزار روپئے کماتا ہے لیکن اس نے کچھ پیسے قرضے اور ادھار لے رکھے ہیں جس کی وجہ سے اسے روزانہ 500/پانچ سو روپئے جمع کرنا ہے یا پھر قرضے والے کو دے دینا ہے،ایسی صورت میں اب آپ ہی سوچئے اور خود فیصلہ کر لیجئے کہ اس کی کمائی میں برکت کیسے رہے گی ؟وہ تو اپنی کمائی کا نصف حصہ قرضہ ادا کرنے میں دے دیتا ہے،جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو اس کی زندگی کی گاڑی ٹھیک سے چلتی ہے اور نہ ہی اس کا قرضہ کبھی ادا ہو پاتا ہے،ایک قرضہ کو ادا کرنے یا پھر اپنی دوسری ضروریات کو پوری کرنے کے لئے ایک اور قرضہ لیتا ہے،اس لئے اے میرے بھائیو !قرضہ لینے سے ہمیشہ بچا کرو،جتنا اللہ نے دے رکھا ہے اسی میں قناعت کے ساتھ زندگی گذارو،مثل مشہور ہے کہ جتنی چادر ہو اتنی ہی پاؤں پھیلانی چاہئے،اور اگر آپ کو پاؤں پھیلانی ہی ہے تو پھر دوسری چادر خریدنے کی کوشش کیجئے یعنی کہ کمائی میں محنت کیجئے کیونکہ آپ نے یہ مشہور محاورہ تو ضرور سنا ہی ہوگا کہ حرکت میں برکت ہے،تو جتنی حرکت کروگے اتنی ہی برکت کھاؤگے ،اسی کو ہمارے بڑے کہا کرتے تھے کہ کر محنت تو کھا نعمت۔

اب آخر میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اے بار الہ تو ہمیں اپنی طرف سے برکتیں اور رحمتیں عطا فرما۔آمین۔ثم آمین یارب العالمین۔

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی۔کرنول

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔کرنول۔آندھرا پردیش

sharibsalafi9885@gmail.com 9885294745